بتوفیق خدای سخن آفرین تجلی بخش مضامین نور آگین
حسب الحکم مطبع نشر المنافع المسمی بسلطان المطابع
دیوان ہندی
خواجہ میر درد
باہتمام مقبول الدولہ احسان الملک کپتان مرزا سعید علیخان بہادر قبول ثابت جنگ
در کلاکوٹھی مطبع احمدی بسعی محسن محمد یعقوب رونق طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدور ہمین کب تری وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہی تو لوح و قلم کا

اوس مسندِ عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہی
کیا تاب گذر ہووی تعقل کی قدم کا

بستی میں تری سایہ میں سب شیخ و برہمن
آبادی تجھہ سی ہی تو گھر دیر و حرم کا

ہی خوف اگر جی میں تو ہی تیری غضب سے
اور دل میں بھروسا تو ہی تیری کرم کا

مانند حباب آنکھہ تو ای درد کھلی تھی
کھینچا نہ پر اس بحر مین عرصہ کوئی دم کا

ماہیتوں کو روشن کرتا ہی نور تیرا
اعیان میں مظاہر ظاہر ظہور تیرا

یان افتقار کا تو امکان سبب ہوا ہی
ہم ہوں نہ ہوں ولیکن ہونا ضرور تیرا

باہر نہ آسکی تو قیدِ خودی سی اپنی
ای عقلِ بی حقیقت دیکھا شعور تیرا

شل شرر رنگ چشم ہستی نی بود ہی
دیکھہ نہ سکتا اوسی ٹک بہی جدہر دیکھنا

نالۂ دل کا اثر دیکہہ لیا درد بس
جیمن نہ رہا ہی بہہ آہ بہی کر دیکھنا

اکسیر پر مہوس اتنا نہ ناز کرنا
بہتر ہی کیمیا سی دل کا گداز کرنا

کب دل ملی کسی کا ہم غم زدوں سی ہنکر
ہی اپنی دل سی لازم چون غنچہ ساز کرنا

ای آنسو وقت آوی کچہہ دل کی بات منہ پر
لڑکی ہو تم کہین مت افشای راز کرنا

تو اپنی ہاتہوں آپ ہی گرتا ہی تفرقہ مین
ای امتیاز ناداں ٹک امتیاز کرنا

ہم جانتی نہین ہین ای درد کیا ہی کعبہ
جیدہر ملی وہ ابرو اودہر نماز کرنا

شل نگین جو ہمسی ہوا کام رہگیا
ہم رو سیاہ جاتی رہی نام رہگیا

یارب یہہ دل ہی یا کوی مہمانسرای ہی
غم رہگیا کبہو کبہو آرام رہگیا

ساقی مری بہی دل کیطرف ٹک نگاہ کر
لب تشنہ تیری بزم مین یہہ جام رہگیا

سو بار سوز عشق نی دی آگ پر ہنوز
دل وہ کباب ہی کہ جگر خام رہگیا

ہم کب کی چل بسی تہی پر افسردہ وصال
کچہہ آج ہوتی ہوتی سرانجام رہگیا

مدت سی وہ تپاک تو موقوف ہوگیے
اب گاہ گاہ بوسہ بہ پیغام رہگیا

ازبسکہ ہمنی حرف دوئی کا اوٹہا دیا
ای درد اوقت مین ابہام رہگیا

جفاسی غرض امتحان وفا ہی
تو کہ کب تلک آزماتا رہیگا

قفس مین کوئی تم سی ای ہمصفیرو
خبر گل کی ہمکو سناتا رہیگا

خفا ہوکی ای درد مر تو چلا تو
کہان تک غم اپنا چھپاتا رہیگا

جی مین ہی سیر عدم کیجیے گا
یک بیک خلق سی برم کیجیے گا

مورد قہر تو یان ہم سے مین
اور کس پر یہہ کرم کیجیے گا

سخت بی باک ہی یہہ خامۂ شوق
اپنی ہاتہون کو قلم کیجیے گا

اٹک بہی گردون نی اگر فرصت دے
عیش کو کشتۂ غم کیجیے گا

گرمئی اشک سی مانند شراب
اب و آتش کو بہم کیجیے گا

سینہ و دل کی تئین داغون سی
رشک گلزار ارم کیجیے گا

قطعہ

قصد ہی قطع بطور رستان
عرصۂ دیر و حرم کیجیے گا

پہر جب آوے گی جی مین جون برق
راہ طی اک دو قدم کیجیے گا

شدت پہر تان دل سی آہ
درد کس طرح سی کم کیجیے گا

ہمنی کس رات نالہ سر نہ کیا
پر اوسی آہ کچہہ اثر نہ کیا

سب کی ہان تم ہوئی کرم فرما
اسطرف کو کبہو گذر نہ کیا

کیون بہوین تانتی ہو بندہ نواز
سینہ کسوقت مین سپر نہ کیا

ول کی پہر زخم تازی ہوتی ہین
یک بہ یک نام لی اوٹھا میرا
میری نالون پہ کوئی دنیا مین
لیکن اوسکو اثر خدا جانے
قتل سی میرے وہ جو باز رہا

قطعہ

کہین غنچہ کوئے کہلا ہوگا
جی مین کیا اوسکی آگیا ہوگا
بن گئے آہ کم رہا ہوگا
نہ ہوا ہوگا یا ہوا ہوگا
کسی بدخواہ نے کہا ہوگا

دل بھی ای درد قطرہ خون تہا
آنسوؤن مین کہین گرا ہوگا

تو اپنی دل سی غیر کی الفت نہ کہو سکا
رکہتا ہون ایسی طالع بیدار مین کہ رات
گو نالہ نارسا ہو نہ ہو آہ مین اثر
دشت عدم مین جا کی نکالونگا جی کا غم

مین چاہون اورکو تو یہہ مجہسی نہو سکا
ہمسایہ میری نالونکی دولت نہ سو سکا
مینی تو درگذر نہ کی جو مجہسی ہو سکا
کنج جہان مین کہول کی دل مین نہ رو سکا

جون شمع روتی روتی ہی گذری تمام عمر
تو بہی تو درد داغ جگر مین نہ دہو سکا

انداز وہی سمجہی مری دل کی آہ کا
زاہد کو ہمنی دیکہہ لیا جون نگین بہ عکس
ہرچند فسق مین تو ہزارون ہین لذتین
لیکن ازل سی تا بہ ابد ایک آن ہے

زخمی جو کوئی ہوا ہو کسیکی نگاہ کا
روشن ہوا ہمی تو اس روسیاہ کا
لیکن عجب مزا ہی فقط دلکی چاہ کا
گر درمیان حساب ہو سال و ماہ کا

۵

غزل

ای آتش عشق جسکو ہم یان	دل سمجھی تہی سو کباب نکلا
ایدھر کو جو مسکرا کی دیکہا	کچھہ تو جی سی حجاب نکلا
ہرچند کئی ہزار نالی	پر دل سی نہ اضطراب نکلا

میخانۂ عشق مین تو ای درد
تجہہ سا نہ کوئی خراب نکلا

مانند فلک دل تو وطن ہی سفر کا	معلوم نہین اسکا ارادہ ہی کدہر کا
جون جای او سطرح بیان ہمسی نہ ہوگا	گر اپنی دہن سی ہی تو وصف ای کمر کا
آزادگی سی ہی اوٹہاتی نہین منت	دیکہا نہ کسی سرو کو تہ بار ثمر کا
لی خون جگر داغ تو مرجہای چلی تہی	ہوتا نہ اگر چشمہ مری دیدۂ تر کا

کہسار پہ ہر سنگ یہہ کہتا تہا پکاری
ای درد مقر ہوتی ترے نالونکی اثر کا

ٹہر جا ٹک بات کی بات ای صبا	کوئی دم کو ہم بہی ہوتی ہین ہوا
لی نہ جاوی حرص اہل فقر کو	یہ سکی کب موج نقش بوریا
رات جب پہونچا مین اوسکی روبرو	جون زبان شمع گم تہا مدعا
کہل گیا جو کچہہ کہ تہا ای نیستی	ہستی موہوم کا یان افترا

درد میری تیرہ بختی کی تئین
ڈہونڈہو سایۂ ظل ہما

[illegible]

قتل تو کرتی ہو مجھکو لیکن
حرم و دیر تو ہم چھان چکی

بہت سا آپ ہی پچھتائیگا
کہین اوسکا بھی نشان پائیگا

درد ہم اوسکو تو سمجھائینگی پر
اپنی تئین آپ ہی سمجھائیگا

بظاہر کہین غنچہ دل سی ملا تہا
تمنا مرخص ہوئی نا امیدی
جو اسطرح غیرون سی ملتا پہری ہی
کہا مین مرا حال تم تک بہی پہونچا
برائی تری کچھہ نہین بات کیا ہی
تم اگر جو پہلی ہی مجھسی ملی ہی

گل اوسکا گریبان و دست صبا تہا
یہہ کیا ہوگیا اور مری دل مین کیا تہا
کبہی تو ہمارا بہی وہ آشنا تہا
کہا تب اچنبہا سا کچھہ مین سنا تہا
مرا دل ہی یہہ میری حق مین برا تہا
نگاہون مین جادو سا کچھہ کر دیا تہا

بلائین جو کچھہ اوسکی ملنی سی دیکہین
نہ ملتی تو ای درد اس سی بہلا تہا

اپنا تو نہین یار مین کچھہ یار ہون تیرا
کڑہتی ہی یہہ مری جی نہ کڑہا تیری بلا سے
تو چاہی نہ چاہی مجھی کچھہ کام نہین ہی
تو ہووی جہان مجھکو بہی ہونا وہین لازم
ہی عشق سی میری ہی تری حسن کا شہرہ

تو جسکی طرف ہووی طرفدار ہون تیرا
اپنا تو نہین غم مجھی غمخوار ہون تیرا
آزاد ہون اس سی بہی گرفتار ہون تیرا
تو گل ہی مرجان تو مین خار ہون تیرا
مین کچھہ نہین پر گرمی بازار ہون تیرا

۸

[illegible]

[illegible]

کری کیا فائدہ ناچیز کو تقلید جہونکی / کہ جم جانی سی کچہہ اولا تو گوہر ہو نہین سکتا
نہین چلتا ہی کچہہ اپنا تو تیری عشق کی آگی / ہماری دل پہ کوئی اور تو در ہو نہین سکتا

قطعہ

کہا مین یون کہ تلپہاتی ہو اگر بعد مدت کی / اگر چاہو تو یہہ کیا تم سی اکثر ہو نہین سکتا
لگا کہنی سمجہہ اس بات کو تک تو کہ جلد اتنا / تری گہر آنی جانی مین مرا گہر ہو نہین سکتا

بچون کس طرح مین اے درد داد تیغ ابرو سی
کہ جسکی سامنی آ کوئی جان بر ہو نہین سکتا

تنگ ہی دل کی شیشہ مین رنگ اعتبار کا / ہی اے پری تہی تین آئینہ ناز کا
جسکی حباب کی یہہ ہی ناز مین نیاز / دامن ہی ہاتہہ مین مرا اس بی نیاز کا
ہی کم تہی اجل کی طرف سی ہی ور نہ مین / اک عمر سی اسیر ہون زلف دراز کا

اے درد اس جہان مین گر صدائی غیب
بی پردہ ہو وے جس سی وہ پردہ ہی ساز کا

گل و گلزار خوش نہین آتا / باغ بی یار خوش نہین آتا
اے جنون جیب مین تری ہاتہون / ایک بہی تار خوش نہین آتا
کیا جفا کی سوا تجہی کچہہ اور / اے ستمگار خوش نہین آتا

درد ہمکو یہہ رات دن تیرا
نالہ زار خوش نہین آتا

بہرا ہی سی نہین یہہ نور معمور ہی شیشا / تجلی پر نظر کر اسکی کوہ طور ہی شیشا

باری مجھی بتا تو سہی کیا سبب ہوا
پھر مجھ پہ مہربان ہوا تو غضب ہوا

گلہ کرتا نہیں میں کچھ تری نامہربانی کا
مجھی شکوہ ہی ظالم اس سخت جانی کا

رسوائیاں اٹھائیں جو رد عتاب دیکھا
عاشق تو ہم ہوئی پر کیا کیا عذاب دیکھا

آشیانی میں درد بلبل کے
آتش گل سی آج پھول پڑا

ردیف الباء

تھا عدم میں بھی مجھی اک پیچ و تاب
مضطرب ہوں جسطرح موج سراب

بی بضاعت میں سب اہل زرق و برق
چشمۂ خورشید میں کید ہر ہی آب

موت ہی آسائش افتادگان
چشم نقش پا کا مٹ جاتا ہی خواب

کیون نہ ہو شرمندۂ روی زمین
سیل اشک ایسا نہیں خانہ خراب

ہی تنگ ظرفونکو بیجا می کشی
جام می کب ہو سکی جام حباب

چل نہ جاوین ہین جو صاحب حوصلہ
پای خم لغزش مین کب لا دی شراب

ہستی مین کوئی کبھو دل مردگان
گور کی لب پر تبسم کیا حساب

می کشان کر لی گی محنت کشی
درد ہوتا ہی دل یاران کباب

ردیف التاء

وہ موکمر کہیں تھی ہوا لی حجاب رات
تھا مثل زلف دلکو عجب پیچ و تاب رات

ہم روسیاہ دنکو تو کیا منہہ دکھا سکیں
جون شمع چاہتی مین کہ ہو وی شتاب رات

١١

سو اگرچہ درد تو خاموش ہی ولی
جون غنچہ سو زبان مین اوسکی دہن کے بیچ

درد جو آتا نہین اب تو نظر ظاہر کی بیچ
چھپ رہا ہوگا کسو کی گوشۂ خاطر کی بیچ

ردیف الرا

کیونکر مین چاک ڈالون سوز دل طپان پر
مانند شمع میرا کب حکم ہی زبان پر

مین کسطرح تہون کی لا سامنی جہکادون
دل تو دماغ اپنا کہینچی ہی آسمان پر

کب اختیار اپنا جون گل ہی اس چمن مین
گلچین سی کیا چلی ہی کیا زور باغبان پر

چاہی کہ بات جی کی منہہ پر نہ آئی میری
اپنی دہان کو لاکر رکہدی مری دہان پر

مین جانتا نہین ہون مٹہی ٹہای یارب
یون آپڑے کہان سی آفت یہہ میری جان پر

تارنگہ پہ دل ہاین دونو طرف سی دوڑے
دو نٹ مقابل آوین جسطرح ریسمان پر

ای درد یار جیسا ہووے سو ہی غنیمت
اتنا ہی جی نہ رکہی ہر دوست امتحان پر

ساقی ہی چڑہا آج تو یہہ رنگ ہوا پر
شیشہ ہو گری پہیکی گر سنگ ہوا پر

ہی اور ہی جلوے کی غرض بوقلمونی
یہہ قوس قزح کا نہین نیرنگ ہوا پر

گہبرا کی دل تنگ جو کوئی سانس لگالے
اک دم مین یہہ عرصہ تو ہی تنگ ہوا پر

جون کاغذ باد [illegible] بیچ مین ہنگی
رہتی ہی سدا اوکی تئین جنگ ہوا پر

مانند حباب آہ تنک ظرف جہانگی
یان کرتی مین سر کہینچی کی ڈہنگ ہوا پر

ردیف المیم

صیاد اب رہا سی کیا مجہہ اسیر کو
بی قدر سیکشی ہوئی عالم مین یان تئین

پہر کسکو زندگی کی توقع بہار تک
ہی صرف شیشہ شیخ کی سنگ مزار تک

راہِ عدم مین درد مین اتنا ہون تیز رو
پہونچا صبا کا ہاتہہ نہ میری غبار تک

رباعیات

پہرتا رہا مین سعی مین اک عمر جون فلک
چونکا ہون درد جب سی ادہی دیکہہ خواب مین
نہین میری تئین کسی کا باک
گر دتو ہوگئی ترے عاشق

ایضاً

بخت سیاہ پر نہ پہری میر اب تلک
لگتی نہین ہی تب سی پلک سی مری پلک
اب گریبان ہی ہاتہہ ہی اور چاک
کیا ستم ہو زیادہ اس سی خاک

ردیف اللام

کچہہ دل ہی باغ مین نہین تنہا شکستہ دل
ہاتہون سی محتسب کے ہین میکدہ کی بیچ
شادی کی اور غم کی ہی دنیا مین ایک شکل
یارب درست گو نہ ہون تیری عہد پر
کی جسکی جون حباب زمانہ نی دل دئیے
لازم ہی گوشہ شکن زلف مین ترے
سب خون دل ٹپک ہی گیا بوند بوند کر

ہر غنچہ دیکہتا ہون تو ہی گا شکستہ دل
ساغر شکستہ خاطر و مینا شکستہ دل
گل کو شگفتہ دل کہو تم یا شکستہ دل
بندہ سی پر نہ ہو کوئی بندہ شکستہ دل
چہوڑا نہ پہر اوسی نہ کیا یا شکستہ دل
ظالم کوئی پڑا ہی مجہسا شکستہ دل
ای درد بسکہ عشق سی مین ہا شکستہ دل

جون نور نظر ترا تصور — تہا پیش نظر جدہر گئی ہم

جز اہل صفا بتا تو جون عکس — ای آئینہ کسکی گہر گئے ہم

کسنی یہہ ہمین بہلا دیا ہے — معلوم نہین کدہر گئے ہم

قطعہ

تہا عالم جبر کیا بتاوین — کس طور سی زیست کر گئی ہم

جسطرح ہوا اوسی طرح سے — پیمانۂ عمر بہر گئے ہم

افسوس کہ درد اوسکو جب تک — ہو دی ہی خبر گذر گئی ہم

کچہہ لائی نہ تہی کہ کہو گئی ہم — تہی آپ ہی ایک سو گئی ہم

جون آئینہ جس پہ یان نظر کی — ساتہہ اپنی دو چار ہو گئی ہم

ماتم کدۂ جہان مین جون ابر — اپنی تئین آپ رو گئی ہم

ہستی نی تو ٹک جگا دیا تہا — پہر کہلتی ہی آنکہہ سو گئی ہم

یارون ہی درد تہی یہہ چرچا — پہر کوئی نہین کہ جو گئی ہم

چمن مین صبح یہہ کہتی تہی ہو کر چشم تر شبنم — بہار باغ تو یون ہی رہی لیکن کدہر شبنم

عرق کی بوند اوسکی زلف سی رخسار پر ٹپکی — تعجب کی ہی جاگہہ یہہ پڑی خورشید پر شبنم

ہمین تو باغ تجہہ بن خانۂ ماتم نظر آیا — ادہر گل پہاڑتی تہی جیب روتی تہی ادہر شبنم

کری ہی کچہہ سی کچہہ تاثیر صحبت صاف طبعون کی — ہوئی آتش سی گل کی بیٹھتی رشک شرر شبنم

گل اب تو ملی ہی ہنس کی لیکن	بلبل پہ چہین گی خار جی مین
یون پاس ٹہا جسی تو چاہی	پر جاگہہ نہ دیجو یار جی مین

کیا فایدہ درد شور و شر سی
اوپجی ہی جو کچہہ سو مار جی مین

ہر چند تیری ہمت سوا راہ ہی نہین	تس پر بہی آہ یان کوی آگاہ ہی نہین
وہ مرتبہ ہی اور ہی فہمید کی پری	ہم جسکو ڈہونڈہتی ہین وہ اللہ ہی نہین
ہم ہی فلک سی کرتی کسی چیز کی طلب	ڈہونڈہا پر اپنی دل مین تو کچہہ چاہ ہی نہین
انسان کی ذات سی ہی جدا نگی کہین ہان	بازی کہان بساط پہ گر شاہ ہی نہین
سو رنگ سی ہی مین جلوہ نما گو تیان خلق	اپنا تری سوا کوئی دلخواہ ہی نہین
گر کہتی ہو کہ ہی وہی ہادی مضل	تو راہ پر ہین سب کوئی گمراہ ہی نہین

ای درد مثل آئینہ ڈہونڈہ اوسکو آپ مین
بیرون در تو اپنی قدمگاہ ہی نہین

ہستی ہے جب تک ہم مین ہے اضطراب مین	جون موج آہ ہسی عجب پیچ و تاب مین
نہ خانہ خدا ہی نہ ہی یہہ بتونکا گہر	رہتا ہی کون اس دل خانہ خراب مین
آئینہ عدم ہی مین ہستی ہی جلوہ گر	ہی موج زن تمام یہہ دریا حباب مین
غافل جہان کی دید کو مفت نظر سمجہہ	پہر دیکہنا نہین ہے اس عالم کو خواب مین
ہر حرف کو گل کی ساتہہ معنی ہی اتصال	دریا سی دُر جدا ہی پہ ہی غرق آب مین

مدت تلک جہان مین ہستی پہرا کئی
یون تو نظر پڑی ہین تن افگار اور بہی
ظالم جفا جو چاہی سو کر مجہہ پہ تو ولی
پہرتی ہو سچ بنای تو اپنی جدہر چلی
پوچہا مین درد کہتا تو ہی مجہی
کہنی لگا کہان معین فقیر کو

قطعہ

جی مین ہی خوب ہے رواب بیٹہہ کر کہین
دل لیس کوئی آپ سا دیکہا نہ پر کہین
پچہتاوی پہر تو آپ ہی ایسا نہ کر کہین
لگ جاوی دیکہیو نہ کسی کی نظر کہین
اجلی تمان خراب ہی تیرا ہی گہر کہین
لازم ہی کیا کہ ایک ہی جاگہہ ہو پہر کہین

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرای اوست
تو نی سنا نہین ہی یہہ مصرع مگر کہین

بی زبان ہی مدہ زبان سوسن
یاد رہی دیکہی نصیبون سے کے
ساقی اسوقت کو غنیمت جان
وو ز خود رفتہ ہون کہ میری تئین
کیا کہون اپنی مین سیہ بختی
بعد مدت کی درد کل مجہہ سے

قطعہ

اس چمن مین کسی مجال سخن
دوست بہی ہو گئی مری دشمن
پہر نہ مین ہون نہ تو نہ یہہ گلشن
نہ خیال سفر نہ یاد وطن
حال دل تجہہ پہ ہو ویگا روشن
مل گیا راہ مین وہ غنچہ دہن

سیری اوسکی جو لڑ گئین آنکہین
ہو گئی آنکہون ہی مین دو دو بچن

باغ جہان کی گل ہین یا خار ہین تو ہم ہین
گر یار ہین تو ہم ہین اغیار ہین تو ہم ہین

۱۸

باغ مین اور دشت و عالم ایک ہین
کہتی ہی سب او زبانی ہم ایک ہین
یا ہوئی غیب و عدد مین کثرت سی خلل
جسم و جان گو دو ہین پر ہم ایک ہین
[illegible] انسان برزگی سی ملک ایک
حضرت جبریل محرم ایک ہین
وال ہی اسم ای قرآن کا وجود
بات کی فہمید مین ہم ایک ہین

۱۹

آنکھیں اِس بزم میں کسکی میں جہون نے تک ہے
بی ہنر دشمنی اہل ہنر ہے آکر
ہم کسی راہ سی واقف نہیں جون نور نظر
ای رگ ابر پہ مژگان بہی اگر ٹک برسین
آہ معلوم نہیں ساتھہ سی اپنی شب روز

شمع کیطرح گریبان لئی تر جاتی ہین
منہہ پہ چڑھتی تو ہین دل سی اوتر جاتی ہین
رہنما تو ہی تو ہوتا ہی جدہر جاتی ہین
ایک پل مین کئی تار اب تو بہر جاتی ہین
لوگ جاتی ہین چلی سو یہہ کدہر جاتی ہین

تا قیامت نہیں مٹنی کا دل عالم سی
درد ہم اپنی عوض چھوڑ اثر جاتی ہین

اپنی قسمت کی ہاتھون داغ ہون مین
ہون فتادہ برنگ نقش قدم
دونو عالم سی کچھہ بری ہے نظر
مین ہون گلچین گلستان خلیل

نفس عیسوی چراغ ہون مین
رفتگان کا مگر سراغ ہون مین
آہ کسکا دل و دماغ ہون مین
آگ مین ہون پہ باغ باغ ہون مین

عین کثرت مین دید وحدت ہی
قید مین درد یا فراغ ہون مین

مرتا نہیں عبث کچھہ مین اوس سخت دلکی ہاتہو
نالان نہیں ہی تنہا اس راہ مین جرس تو
ہمت رفیق ہووے تو فقر سلطنت ہی
ای غنچہ تجہہ سی آگی جو کچھہ کہ تہا گرہ مین

پیٹتا ہون آپ اپنی کمبخت دلکی ہاتہون
روتی گئی مین کتنی یک لخت دلکی ہاتہون
آتا ہی ہاتہہ یعنی یان تخت دلکی ہاتہون
گل یان لٹا گئی مین گل رخت دلکی ہاتہون

کھلاہی باب عرفان جسکی اوپر ۔ اوسی ہی ہر ورق گل کا گلستان

صبا جاتا ہون گریان مین چمن سے ۔ گلونکو باغ مین رکھیو تو خندان

اگرچہ ہم مردہ دل اے جان جہان جیتے ہین ۔ تجھہ بن اوای جو کبھی تو کہان جیتے ہین

زندگی جس بن ہی عبارت سو وہ نسبت کہان ۔ یون تو کہنی کتین کہی کہ ہان جیتے ہین

بعد مرنی کی بہی وہ بات نہین آتی نظر ۔ جس توقع پہ کہ ہم آتین یان جیتے ہین

دل تو سمجھائی سمجھتا ہے نہین ۔ کبھی سوداہی تو سودا ہے نہین

اوسکی باتین مجھہ سی کیا پوچھو ہو تم ۔ مدتین گذرین کہ دیکھا ہے نہین

داد کو تو بہونچا معلوم ہے ۔ کوئی یان فریاد سنتا ہی نہین

مین تو سب باتین نصیحت کی کہین ۔ پر اثر ہوتا ہی دل کی تئین کہین

جسکی بن دیکھی نہ نیند آتی ہمین ۔ خواب مین ہی دیکھتی اوسکو نہین

صورتین کیا کیا ملین ہین خاک مین ۔ ہی دفینہ حسن کا زیر زمین

رباعیات

آگی ہی کسی سی تو کہی ہی نہین نہین ۔ تجھسی ہی اہی تو ہمسی وہ باتین کہین نہین

ہین معنی بلند مری عرش سی پرے ۔ مت کہہ کہ بات درد کی کرسی نشین نہین

دو دلنگا مین جو چار ہوتے ہین ۔ ہر جہان ہین کہ پار ہوتی ہین

بیوفائی پر اوسکی دل مت جا ۔ ایسی باتین ہزار ہوتی ہین

اگر مین نکتہ رسی سی تراوہان پاؤن ۔ کمر کو چاہون تو اوسکی تئین کہان پاؤن

پیشنیخ مین رشک بیگناہی ہون | مورد رحمت الٰہی ہون

ردیف الواو

مانع نہین ہم وہ بت خودکام کہین ہو | پر اس دل بیتاب کو آرام کہین ہو
خورشید کی مانند پھرین کب تئین یارب | نت صبح کہین ہووے ہمین شام کہین ہو
میخانۂ عالم ہی وہ دے ربط کہ جس مین | ہو وے جو صراحی کہین تو جام کہین ہو
وعدے تو مری ساتھہ کئی تھی ہزارون | پر ایک بہی اتنون مین سرانجام کہین ہو

ہر چند نہین صبر بہی درد ولیکن
اتنا بہی نہ ملیو کہ وہ بدنام کہین ہو

کیا فرق داغ و گل مین کہ جس گل مین بو نہو | کس کام کا وہ دل ہی کہ جس دلمین تو نہو
ہو وے نہ حول و قوت اگر تیری درمیان | جو ہم سی ہو سکی ہی سو ہم سی کبھو نہو
جو کچھہ کہ ہمنی کی ہی تمنا ملی مگر | یہہ آرزو رہی ہی کہ کچھہ آرزو نہو
جون شمع جمع ہو وین گر اہل زبان ہزار | آپس مین چاہیے کہ کبھی گفتگو نہو
جون صبح چاک سینہ مرا ای رفوگران | یان تو کسو کی ہاتھہ بہی ہرگز رفو نہو

ای درد زنگ صورت اگر اسمین جا کری
اہل صفا مین آئینۂ دل کو رو نہ ہو

سمجھنا فہم گر کچھہ ہی طبیعی سی الٰہی کو | شہادت غیب کی خاطر تو حاضر ہی گواہی کو
نہین ممکن کہ ہمسی ظلمت امکان زایل ہو | چھڑاوی آہ کوئی کیونکہ زنگی سی سیاہی کو

صورت تقلید مین کب معنی تحقیق ہین	رنگ گو ہی پہ گل تصویر مین کید ہر بو

سیکڑون ہین تخم سی اس باغ مین نکلی نہال
تخم دل کی بر نہ آئی **درد** لیکن آرزو

ملاون کسکی آنکہون سی کہو اس چشم حیران کو	عیان جب ہر جگہ دیکہون اوسی کے راز پنہانکو
تجہی ای شمع کیا دیکہون زمانہ تو دکہاتا ہے	ہمین جون کاغذ آتش زدہ دوری چراغانکو
نہ تنہا کچہ ہی اطفال دشمن مین دوانونکی	بہری ہی گو یہ ہی دیکہا تو یان پتہروسی دامانکو
چمکتی ہین ستارونکی طرح سوراخ سینی کے	چہپایا گو کہ جون خورشید مین داغ نمایانکو

نہ واجب ہی کہا جاوی نہ صادق ممتنع اسپر
کیا تشخیص کچہ ہمنی نہ ہرگز شخص امکان کو

نہ مطلب ہی گدا سی نی خواہش کہ شاہ سی ہی	الہی ہووی جو کچہ کہ مرضی اسکی ہو
نگینی کی سوا کوی بہی ایسا کام کرتا ہے	کہ ہو نام اور کا روشن اور اپنی روسیاہی ہو
نہین شکوہ مجہی کچہ بیوفای کا تری ہرگز	گلا تب ہو اگر تونی کسو سی بہی نباہی ہو

رباعیات

ای درد یان کسو سی نہ دلکو پہنسائیو	ٹک ہلیو سب سی یون تو پہ جی مت لگائیو
مین دل کی ساتہہ کب تئین کشتی لڑا کرون	اب اختیار رہا تہہ سی جاتا ہے آئیو
اپنی بندہ پہ جو کچہ چاہو سو بیداد کرو	یہہ آجای کہین جی مین کہ آزاد کرو
مت کہین عیش تمہارا ہی منغص ہووے	دوستان درد کو مجلس مین تم یاد کرو

فرد

مین نہین کہتا کہ ہین تم اور مست جام کرو

ردیف الہاء

کرتا ہی جگہ دل مین جون ابروے پیوستہ
ای درد یہہ تیرا تو ہر مصرع چسپیدہ

رکھتی ہی سیر غنچہ دل مین وطن گرہ
تجھہ سی نہ کھل سکی گی صبا یہہ کٹھن گرہ

چشم گشادہ کار کسو سی نہین مجھے
رکھتا ہو مین بسان گہر جملہ تن گرہ

پہونچی گر اوس طرف کو تری زلف کی شمیم
نافی ہی مین ہو نکہت مشک ختن گرہ

اپنی اگر گرفتہ دلی ذکر کیجیے
ہووی جہ وا ر خاطر اک انجمن گرہ

ہر چند سعی مین ہی سدا ناخن ہلال
کھلتی ہی پر سپہر کی کوئی کہن گرہ

جب چاہی کہ عقدۂ دل تجھہ پہ کھولیے
ہوتا ہی آ زبان پہ میری سخن گرہ

تنگی سی تن کی جامہ کی ہوتا ہی دل خفا
ہی جون حباب جان پہ یہہ پیرہن گرہ

ہر چند کھولی تو نہ تو پھر کی جی سی گانٹھہ
شیرین کی دل سی پڑ نہ کھلی کوہکن گرہ

کیونکہ یہہ کار عشق گرہ در گرہ نہ ہو
یان دل گرہ کی شکل ہی اور دہان مین گرہ

جیتا کسی کو چھوڑی نہ یہہ گانٹھہ زہر کی
زلف ہیہ وہ سانپ ہی جسکا ہی من گرہ

وا اسقدر کبھو تو درد کی بھی ساتھہ چاہیی
بند قبا سی کھول ٹک ای گلبدن گرہ

ربط ہی ناتوان کو تو مری جان کی ساتھہ
جی ہی وابستہ مرا انکی ہر اک آن کی ساتھہ

اپنی ہاتھون بکی مین زر کا دیوانہ ہون
رات دن کشتی ہی رہتی ہی گریبان کی ساتھہ

جو جفا جو مین انہین سنگدلی لازم ہی
کام تلوار کو رہتا ہی سدا سان کی ساتھہ

۲۴

درد کوئی بلا ہی شوخ مزاج
اوسکو چھیڑا برا کیا تو نی

دل مرا پھر دکھا دیا کس نے
سو گیا تھا جگا دیا کس نے

مین کہان اور خیال بوسہ کہان
منہہ سی منہہ یون بھڑا دیا کس نے

وہ مری چاہنی کو کیا جانے
یہہ سندیسا سنا دیا کس نے

ہم ہی کچھ دیکھتی سمجھتی تھے
سب یکایک چھپا دیا کس نے

وہ بلائی سی بھاگتا تھا اور
درد تجھہ تک بلا دیا کس نے

اہل فنا کو نام سی ہستی کی ننگ ہی
لوح مزار بھی مری چھاتی پہ سنگ ہی

فارغ ہو بیٹھہ فکر سی دو نو جہان کے
خطرا جو ہی سو آئینہ دل پہ زنگ ہی

حیرت زدہ نہین ہی فقط تو ہی آئینہ
یان ٹک ہی جسکی آنکھہ کھلی ہی سو دنگ ہی

اس ہستی خراب سی کیا کام تھا ہمین
ای نقشہ ظہور یہہ تیری ترنگ ہی

گلگیر منہہ پسار نہ تو شمع کے طرف
اوسکی زبان ہی اوسی کا مہنگ ہے

کب ہی دماغ عشق بتان فرنگ کا
مجھکو تو اپنی ہستی ہی قید فرنگ ہے

عالم سی اختیار کی ہر چند صلح کل
پر اپنی ساتھہ مجھکو شب و روز جنگ ہی

مین کیا کہون تجھی نظر آتا نہین ہی کیا
اس گلشن جہان کا جو کچھہ کہ ڈھنگ ہی

غنچہ شگفتہ ہووی ہووی کہ اسمین درد
دیکھا چمن مین جاکی تو کچھہ اور ہی رنگ ہی

دردؔ اشک نکلتا ہی اگر چشم سی جسکا
زنہار ادہر کہو لیو مت چشم حقارت
گذرا ہی تبا کون صبا آج ادہر سی

ہر قطرہ کرم ازپارۂ الماس ... ہے
یہہ فقر کی دولت ہی کچھ افلاس نہین ہے
گلشن مین ہے پر پہولونکی یہہ باس نہین ہے

بیفایدہ انفاس کو ضایع نکر ای دردؔ
ہر دم قدم عیسے ہی تجہی پاس نہین ہے

یان عیش کی پردی مین چھپے دلشکنی ہی
دل ٹکری کیا ہی یہہ نہ اکسکی لبون نے
کیا کام مجہی خون رجاسی کہ مری پاس
تن پروری خلق مبارک ہو انہین یان
آنگی جو بلا آتی تہی سو دل پہ ٹلی ہے

ہر بزم طرب جون مژہ برہم زدنی ہے
جو لخت ہی سو رشک عقیق یمنی ہے
ہی جان ہی سو بیجان ہے دل ہی کہ غنی ہے
جون نقش قدم اور ہی آسودہ تنی ہے
اب کی تو مری جان ہے پر آن بنی ہے

ای دردؔ کہون کس سی بتا راز محبت
عالم مین سخن چینی ہی یا طعنہ زنی ہے

آتش عشق جی جلاتی ہے
تو ہی اور سیر باغ ہی ہر وقت
شام بہی ہو چکی کہین اب تو
کچھ مناسب نہین ہی کیا کہئے
ٹک خبر لی کہ گہر نے ہمکو

یہہ بلا جان ہی پر آتی ہے
داغ ہین اور سیری چھاتی ہے
آشتابی کہ رات جاتی ہے
جی مین جو کچھ کہ اپنی آتی ہے
اب جدائی بہت ستاتی ہے

29

منفعل

یہ چلا آنکھون سی دل ہو کر گداز
جس جگہ سجدہ کری دو دم رہے

رک نہین سکتی ہین یان کی واردات
منہہ پہ آکر جم رہی تو جم رہے

ہی زمانہ وو کہ مثلِ آسمان
کب یہہ ہوسکتا ہی دریا تہم رہے

ہم ہی اس وحشت سرا سی ہین اداس
جسکی آگی اہل رفعت خم رہے

ہی محال عقل زیر آسمان
اور یہی جو آگے سو یان کم رہے

کبک آتش کہا کری یون قہقہے
حرص ہو جس دل مین وہ خرم رہے

چیونٹیون کی گہر سدا ماتم رہے

رکہہ نفخت فیہ من روحی کو یاد
جب تلک ای درد دم مین دم رہے

بلبل نہ برائی باغبان سے
گل کا بہی نہ کچہہ چلی خزان سے

لیتی ہین مژہ سے کام ابرو
یہہ تیر ملی نہ گو کمان سے

جون غنچہ وبالِ دل ہی غافل
ہر چند کہ نکل ہی دہان سے

مانندِ صبا تری گلے مین
جو کوئی گیا پہر انہ وہان سے

ہین سیف زبان تری سیہ مست
یہہ ساغر چشم دلستان سے

دو ہین وو ہوا قلم کی مانند
جو حرف نکل گیا زبان سے

سنجوگی لئی فلک پہ پہرکی ہے
کہیچی ہوئی تیغ کہکشان سے

ہر آن ہین واردات دل پر
آتا ہی یہہ قافلہ کہان سے

غزل

دین و دنیا مین تو ہی ظاہر ہے | دونو عالم کا ایک عالم ہے

خضر شیر کو سمجھہ کہ مین وہ زہر | سانپ کی زیست ہی تجھی سم ہی

مت عبادت پہ پھول زاہد | سب طفیل گناہ آدم ہی

سلطنت پر نہین ہی کچھہ موقوف | جسکی ہاتھہ آوی جام سو جم ہی

اپنی نزدیک باغ مین تجھہ بن | جو شجر ہی سو نخل ماتم ہے

نہ ملین گی اگر کہے گا تو | تیری خاطر ہمین مقدم ہی

دل عاشق کی بیقراری کو | وہ ہی سمجھی ہی جو کہ محرم ہے

درد کا حال کچھہ نہ پوچھو تم
وہ ہی رونا ہی نت وہی غم ہی

دل مرا باغ دلکشا ہی مجھی | دیدہ جام جہان نما ہی مجھی

چشم نقش قدم ہون مین بیکس | خاک آنکھون مین طوطیا ہی مجھی

مجھہ سی ہر چند تو مکدر ہے | تجھہ سی پر اور ہی صفا ہی مجھے

کہین خاموش ہو کہ شکل شمع | ای زبان تجھہ سی ہی گلا ہی مجھے

پانو لرزی ہی مست کی مانند | شیشۂ می بھرا ملا ہی مجھے

قطعہ

درد تیری بھلی کو کہتا ہون | یہہ نصیحت سی مدعا ہی مجھی

ورنہ ان بی مروتون کی لئی
اور بہی ہو خراب کیا ہی مجھی

کبھو بھی جی مین نہ گذرا خیال سرتابی
برنگ سایہ بنایا ہی خاکسار مجھے

تمھاری وعدی ستان جب مین سمجھتا ہون
ملی ہی ایسی ہی لوگون سی کاروبار مجھے

یہہ کون برق تجلی ہوا ہی آفت جان
اگر ایک دم نہین چین شعلہ وار سے مجھے

جفا و جور تو ظالم سبھی گوارا مین
اگر یہہ ستم جدائی ہی ناگوار مجھے

یہہ آپ ہی آپ کدہر تیوریان بدلتی ہو
دکھائی تو سہی منہہ بھی اکبار مجھے

اس امر مین بھی یہہ بی اختیار ہی بندہ
ملا ہی **درد** اگر یان کچھہ اعتبار مجھے

فرض کیا کہ ہی ہوس کب قدم ہی باغ ہی
آپ ہی ہم گہ اٹھی سوختہ دل و دماغ ہی

دیکھی جسکو یان اوسی اور ہی کچھہ دماغ ہی
کس رنگ شب چراغ ہی گو شہر چراغ ہی

غیر سی کیا معاملہ آپ ہی اپنی دام مین
قید خودی سی تو اگر چہوٹ تو عجب فراغ ہی

حال مرا نہ پوچھی مین جو کہون سو کیا کہون
دل ہی سو زیش ہی سینہ سو داغ داغ ہی

کہو نہ سکی کبھو خمار میری نشی کی آبرو
دیدہ آئینہ کیطرح تجھہ سی بھرا ایاغ ہی

سنتی مین یون کہ آہ تو ہم مین ہی جی رہا کہین
اپنی تلاش سی غرض ہمکو ترا سراغ ہی

غفلت دل ہو گر نہ گوش خلق **درد**
بلبل داستان سرا ورنہ ہر ایک زاغ ہی

اپنی تئین تو ہر گہری غم ہی الم و داغ ہی
یاد کری ہین کبھی کبھی یہہ تجھی دماغ ہی

جی کی خوشی نہین گر سبزہ و گل کی ساتھہ ہی
دل ہو شگفتہ جس جگہ وہی چمن باغ ہی

لوگ کہتے ہین عاشقی جسکو
بند احکام عقل مین رہنا
ایک ایمان ہی بساط اسنے

مین جو دیکھا بڑی مصیبت ہی
یہہ بہی اک نوع کی حماقت ہی
نہ عبادت نہ کچھہ ریاضت ہی

آپہسون مین تیون کی دام مین یون
درد یہہ بہی خدا کی قدرت ہی

گل اگر سنکہہ ہو بعضی بہید کچھہ کہہ گئی
چند مدت اب تم ای یاران آئندہ رہو
آنسو دیکھہ کچھہ جگر کی ٹکری ہین بہیے بعض بعض
یہہ نہ سمجھی اور ہی شاطر نی شہہ دی ہی انہین

بلبلو کتنی ہی غنچہ راز دل تہہ کر گئی
پیش ازین یک چند اس بستی مین ہم رہ کر گئی
پر نہین معلوم لخت دل کدہر کو گئی
زعم مین اپنی سلاطین آپ گوشہ کر گئی

کشتگان عشق کو ملیو خدا سی خوب درد
سخت صدمی سہہ تیون کی ہاتہون پائی گر گئی

شخص و عکس آئینہ مین جلوہ فرما ہو گئی
آئی تہی اس مجمعی مین قصد کر کی دیو ری
شیخصاحب کچھہ نہ پوچھو خلق ہی دور فساد
آہ وہ وہ شخص جو دیتی تہی خبرین غیب کی

اوسنی دیکھا آپ کو ہم اوسمین پیدا ہو گئی
ہم تماشے کی لئی آپ ہی تماشا ہو گئی
جسمین یان اصلاح تہی فتنی برپا ہو گئی
ڈہونڈہتی پہرتی مین اونکو لوگ وو کیا ہو گئی

دل ہی کچھہ تہا خفا ہو کر نہ یان سی اوٹھہ گیا
ہم بہی تو ای درد چلنی کو مہیا ہو گئی

شعر ہی اور درد ہی یعنی
بات مین اوسے جان پڑتی ہی

اک آن سنبھلتی نہین اے میری سنبھالی
جو کچھ کہ دکھاویگا خدا دیکھین گی ناچار
ایسی ہی کوئی اپنی تئین کیونکہ بچاوی
وو سرخ لباس اوسکی گلی مین نظر آیا
کب تجھ پہ گذرتا ہی کبھی میرسا احوال
کیا جانئی کس دل کی تئین آہ ڈسین گی
پھر آگئی قیامت ہی اگر اب بھی نہ آو
ابرو نی تری جسطرف اب تیغ سنبھالی

جسطرح کچھ ان آنسوون نی پاؤن نکالی
صدقی تری اکبار تو منہ اپنا دکھالی
دل زلفونسی بچ جائی تو آنکھونسی چھپالی
جسکی ہین مری دل مین ٹپی اب تئین لالی
یون چاہی سو تو اور بھی کچھ باتین بنالی
زلفون نی تو جسطرح یہ اچھوڑی ہین کالی
مرٹ کی جدائی کی دن اتنی تو مین ٹالی
مژگان نی تو مین کی کب سامنی بھالی

وعدی کی تو مدت نہ کہی درد کچھ اوسنی
اس غم کو بھلا کہئی کوئی کب تئین ٹالی

غیر جو بیفایدہ ہاتھون سی گل کھا یا گئی
دل کی دل جانی مجھی شکوہ تو ملنی کا نہین
دن تمہاری تو کٹی ہاری عجب شی سی ہر طرح
دل برا ہوتا ہی کوئی تجھ سی پر یون ہی عبث
چین تو مجھکو نہ آیا ایک ساعت اوس بغیر

ہم بھی ناحق فراغ اپنی دل کی دکھلایا کئی
گاہ گاہی پاس میری آپ تو آیا کئی
ہم بلا سی ہاں پڑا تو نکو گھبرا یا کئی
ہم سدا غیر دنسی ملنا سنگی گھبرایا کئی
رات دن ہر چند اپنی دل کو بہلایا کئی

٣٥

کبہو رونا کبہو ہنسنا کبہو حیران ہو رہنا
اگر ستم ہو تو بہی کب یہہ صنعت تہم سکی اوس سے

محبت کیا بہلی چنگی کو دیوانہ بناتی ہے
طپش دل کی سنبہالوں کیون کو یہہ میری چہاتی ہے

پہری ہی اس طرح جو آج تو ای درد بہو دسا
بتا ہمکو بہی ٹک بارے وہ کیا آفت کہ آتی ہی

ہر گہڑی ڈہانپنا چہپانا ہے
وصل سی ہی تو سیری ہوتی ہی
دل لگاؤ کہ یا گلے ہی لگو
ترچہی نظروں سی دیکہنا ہر دم
ہی اتنی ہی کون کی باتیں ہین
واہ ری یہہ زبان کی تیزی

الغرض تو نبود کہانا ہے
کہین اس بات کا ٹہکانا ہی
داؤ ہی لگئی جو لگانا ہے
یہہ بہی اک بانکپن کا بانا ہے
آہی جانا جدہر کو آنا ہی
ہر طرح کچہہ نہ کچہہ سنانا ہی

دیکہیو کچہہ نہ بیدردی
درد کو بہی تو منہہ دکہانا ہی

دل تجہی کیون ہی بیکلی ایسی
سب برا کہتی ہین تو کہنی دو
دو ملیگا تو ہم بہی ملتے ہین
خون ہوتا ہی دل کا یان آہ
اوسکی کہرین کدہر سی پہنچی جا

کون دیکہی ہی اچپلی ایسے
بات لائی ہو تم پہلی ایسے
آپ لگ چلئی کیا چلی ایسے
مہندی پاؤن مین کیا ملی ایسے
دل بتاوی کوئی گلی ایسے

کسکی یہہ موج حسن ہی جو جلوہ گر ہوئی
ہم بھی جرس کیطرح تو اس قافلہ کی ساتھہ

دریامین جو حباب تھی آنکہین چہپا چلی
نالی جو کچھہ بساط مین تہی سو سنا چلی

کہہ بیٹھیو نہ درد کہ اہل وفا ہون مین
اوس بیوفا کی آگی جو ذکر وفا چلی

جتنی بڑھتی ہی اوتنی گھٹتی ہے
زندگی آپ ہی آپ کٹتی ہے

زلف کی کج ادائیان دیکھو
ہر گھڑی منہہ ہی جا لپٹتی ہے

آج ہی آہ کی ہوا کچھہ اور
دیکہیی کسطرف پلٹتی ہے

جو خرابی کہ درد یان پہیلی
دست قدرت سی کب سمٹتی ہی

گر نام عاشقی تری نزدیک ننگ ہی
گر تو نہ مجھکو قتل تو پھر کیا درنگ ہی

اس خانمان خراب کو لیجاؤن مین کہان
دل پر تو یہہ فضای بیابان بہی تنگ ہی

تیری درشتیونکو سمجھتا ہون آشتی
تجکو یہہ میری ساتھہ عبث عزم جنگ ہی

کرتا ہی اسقدر تو جفا درد کو عبث
ظالم وہ اپنی جان سی آپ ہی تنگ ہی

آہستہ گذریو تو صبا کوئی یار سی
بہجش نہ کچھ مری مشت غبار سی

اوس سنگدل کی وعدہ خلافی کو دیکھی
پھر آگئی ہین آنکہین مری انتظار سی

سینی کو چاک صبح کی مانند گر کرون
جون آفتاب نکلی مرا دل کنار سی

۳۷

وہ زمانہ سے باہر اور مجھی
جسکی توہو کی سامنی گذرا

رات دن انتظار گذری ہی
آپ سی بار بار گذری ہی

نالہ زار درد کا ہر اک
چھوٹتی دل کی پار گذری ہے

تو چونکتا عبث ہی کسی بات کی لئی
یون ہی تمام جھگڑے ہی گرتری مین ہو
اگلی معانقی کو اگر کیجیے معاف

مین آگیا ہون صرف ملاقات کی لئی
ہر دن خراب پھرتے تھی جس رات کی لئی
لگ جاؤن اب گلی سی مکافات کی لئی

ہم جانتی ہین درد اندیشہ مین رات کو
تو لگ رہا ہی کوچہ مین جس گھات کی لئی

غمنا کی بیہودہ رونے کو ڈبوتی ہے
دم لینی کی فرصت یان دی نہ زمانے
خورشید قیامت کا سر تو اب آپہونچا

گر اشک بجا تھکی آنسو نہین موتی ہی
ہم تجکو دکھا دیتی کچھ آہ بھی ہوتی ہے
غفلت کو جگا دینا کس نیند یہ سوتی ہی

خورشید تنہا ہی گردش مین نیلی کی
یان اپنی دونون تین شبنم بھی تو روتے ہی

جو ملنا ہی مل پھر کہان زندگانی
عجب خواب و پیش ہی پھر تو سب کو
دلاسا تو دیجیو تو ٹک جا لگی اوسکو

کہان مین کہان تو کہان نوجوانی
سنا تو ٹک اب اپنی اپنی کہانی
تڑپتی ہی بیکس ہی جان فشانی

غیر اس کوچی مین اب دیکھا تو کم آنی لگی
کون ایسا آ رہا ادہر کہ تم اوسکی طرف

تیری خاطر مین کبھو شاید کہ ہم آنی لگی
آنہ پھرتی تھی کبھو یا دم بدم آنی لگی

افراد

سلجھی تھی بات جس طرح ہم ویسا سلجھانے
یہہ اولجھیڑا نظر آتا تو اپنا دل نہ اولجھاتی

گل کھائی تھی جنہون نے گل کچھہ نہ کھلی
پر داغ اپنی دل کی تو سب خاک مین ملی

اگر نہان ہی تو تو ہی دگر عیان تو ہی
غرض کہ دیکھہ لیا مین جہان تہان تو ہی

دل کو سب قید و نسی اسوقت مین آزادی ہے
مر چکی اب ہمین غم ہی نہ کچھہ شادی ہی

یارب پھراتی تو اب درگذر کری
کوئی خانمان خراب کسی دل مین گھر کری

اس تیغ آبدار کا گر یہہ ہی وار ہی
پیاری تو زخمیون کا تری بیڑا پار ہی

میرا تو جی وہین رہتا ہی جہان تو ہی
اگرچہ مین یہہ نہین جانتا کہان تو ہی

نہ مرتی ہین نہ نیند آتی نہ وہ صورت بسرتی ہی
یہہ جیسی جاگتی ہم پر قیامت شب گذرتی ہی

نہ یان قصہ سکندر کا نہ مذکور سلیمانی
ہماری بزم مین ہوتا ہی اور ہی ذکر سلطانی

ازبسکہ جہان نقش فنا کا ہی نگین ہی
دل جس سی لگا پھر وسی دیکھا تو نہین ہی

طلسم ہستی موہوم دل پر سخت چنبر ہی
برنگ عکس مجھکو آئینہ سد سکندر ہی

تعین گر مٹی دل سی تو کفر آثار ہو جاوی
اگر عقدی کھلین تسبیح کی زنار ہو جاوی

تری انکھین دکھا دیجی تو نرگس مست ہو جاوی
اگر دیکھی یہہ قامت سرو گلشن پست ہو جاوی

نالہ بھی سو بی اثر اور آہ بی تاثیر ہی
سنگ دل کیا تجھکو کہئی اپنی ہی تقصیر ہی

رباعیات متفرق

پیدا کری ہر چند تقدس بندا
جنت مین بہی اکل و شرب سی کب ہی نجات
ای درد یہہ سیکہنا جو آ کر دیکہا
مانند مژہ او ٹہہ گئی صف کی صف ہے
ہمنی بہی کبہو جام و سبو دیکہا تہا
اون باتون کو اب غور کری ای درد
موند آنکہہ سدا کب تئین دن ٹالیگا
ای درد مراقبہ تو کرتی ہو دلے
کسکا کون کیا کسو سے کہنا
گذری ہی اب اسطرح اپنی ای درد
یارب مقصود خلق کیا مین ہے تہا
کچہہ کام ظہور مین نہ آیا مجہہ سے
آرام نہ دنکو بیقراری کی سبب
واقف نہ تہی ہم تو ان بلاؤن سی کبہو
کیا فایدہ گر باز ہی یان دیدہ سر
جون آینہ ہر چند کہلی آنکہہ دلے
یون دیکہہ کی اپنی عمر سی مجکو رنجور

مشکل ہی کہ حرص سی ہو دل بر کندا
دوزخ کا بہشت مین ہی ہوگا پہندا
کچہہ تو ہی بتا کہ دل لگا کر دیکہا
ہمنی تو جدہر آنکہہ اٹہا کر دیکہا
جو کچہہ کہ ہمین ہی روبرو دیکہا تہا
کچہہ خواب سا تہا کہ وہ کبہو دیکہا تہا
غفلت کی تئین بغل مین یون پالیگا
تک اپنا گریبان مین بہی سر ڈالیگا
اپنا اپنا ہر ایک کا ہے لہنا
رونا جسکی پڑی اکیلے سہنا
ایسا تجہہ بن جہان مین یا مین ہے تہا
بس تجکو یہہ مجہہ سی مدعا مین ہی تہا
نی رات کو چین آہ و زاری کی سبب
یہہ کچہہ دیکہا سو تیری یاری کی سبب
نت پردۂ چشم دل ہی کور ہی دیگر
آتا ہی نظر مین عیب اپنا مجہہ
کہتا ہی سمجہہ تو سہی گر کچہہ ہی شعور

تسکین نہو دعوی سی ہوتی ہی نصیب
مت پوچھہ کہ سینی میں کیونکر کاٹی
گر ابسط چاہی پر کہیا اتنا
ہر بات کے لئی طلب تئین مرتی رہیے
اب درد جو کچھہ کہ زندگی باقی ہے
ای بحر علوم سب کو باری بارے
تا حشر تری مریدی و پیری کا
ازادی معرفت نی ای درد کبھی
کیون اتنی اٹک رہی ہی اب قید حیات
پیری چلی اور گئی جوانی اپنے
کل اور کوئی بیان کریگا اسکو
یا اپسنی ہی کچھہ رسم تغافل کیجے
رونی کو مری تولی ہی دو نظرون مین
تیری لئی درد کو کسی سی نہ بنی
یہہ خانہ خراب رفتہ رفتہ آخر
جون کال سی یان تال کی پیدائی ہی
دیکھی تنزیہ اور تشبیہ تمام

اور یہہ باطن نظر سی خلق تب تیہہ ملی
جسطرح سی لٹ گئی یہہ دو دن لرکائی
دو روزگی زندگی ہی جون لرکائی
کب تک یہہ کفر دل مین بہرتی رہیے
اللہ کو اپنی یاد کرتی رہیے
ہی تجہہ سی ہی اب حصول فیض باری
جون موج یہہ سلسلہ رہیگا جاری
عقدہ نہ کیا قبول جی پر کوئے
یہہ بہی جو گرہ سی ہی سو کہل جاتی کبہی
ای درد کہان ہی زندگانی اپنی
کہتی ہین اب آپ ہم کہانی اپنی
تاثیر چڑہی ہی یا کہ اپنی غم کے
اس گوہر اشک کی بہی رتی جم کی
بہتیرون نی چاہا پہ کسہی سی نہ بنی
ایسا بگڑا کہ اپنی جی سی نہ بنے
وہ جن تال سی کال کی شناسائی ہے
وہ اسکی یہہ اسکی یون ہی کام آئی ہی

سختی سی نہ رکھہ قدم تو زنہار — آہستہ گذر میان کہسار

ہر سنگ دکان شیشہ گر ہی

دیدار نما ہے شاہد گل — اور زلف کشا عروس سنبل

جب دل نی مرے کیا تأمل — تب پردہ رنگ و بو گیا کہل

دیکہا تو بہار جلوہ گر ہی

نزدیک و بعید ہے برابر — ست ہو دم پاس سے مکدر

آئینہ وہم سے ہے سراسر — مانند نگہہ نکل تو باہر

تیری تئین تجہہ تلک سفر ہی

ہر عجز مین کبریا ہی محجوب — ہر نقص مین ہے کمال مطلوب

کوئی ہی نہین جہان مین معیوب — آتی ہین مری نظر مین سب خوب

گر عیب ہی پردہ ہنر ہی

ای درد رموز کبریائے — کد سمجھی ہے زاہد ریائے

بی عجز نہین ہی وہان رسائے — ہی مجھکو جہان یہہ پرکشائے

پرواز شکست بال و پر ہی

ہم وحشیون کے دل مین کچہہ اور ہی امنگ ہے — وحشت سے بہری ہی آوری اور ترنگ ہے

ان گم شدون کے آگی تو عنقا ہی دنگ ہی — اہل فنا کو نام سی ہستی کی ننگ ہے

لوح مزار بہی مری چہاتی پہ سنگ ہی

ای زیور دست غیب ہر جا
کافر ہون نہ ہون جو کافر عشق
دشمن ہی کہان کیدہر کو ہی دوست
ویرانی دا دے گمان تو
ہیہات جہان یہہ کور چشمان
کرتا ہی یہہ کون دیدہ بازے
تو ہی تو ہی دل کی بی حجابی

انگشت نما ہی جون نگین تو
ہی ناز بتان نازنین تو
ہی گرمی بزم مہر و کین تو
آبادی خانۂ یقین تو
ڈہونڈہ مین ہین تجہی تو ہی وہین تو
گر روشنی نظر نہین تو
ہی پردۂ چشم شرمگین تو

معشوق ہی تو ہی تو ہی عاشق
عذرا ہی کدہر کہان ہی وامق

مین منتظر دم صبا ہون
اک عمر گذر گئی سمجھتے
سکتا ہی تو بول سکا نہ مجہہ سے
بیگانہ جو مجہہ سی وہان پہری ہے
موجود نہ بوجھے کچھہ وہ کافر
اپنی تو نہ کہوئی تیرہ سمجھتے
بیدل تو نہ کر مجھے سمجھہ ٹک
مشکل ہی مجھے کہین رسائی

جون غنچہ گرفتہ دل بنا ہون
معلوم کیا نہ مینے کیا ہون
شرمندۂ جذب کہربا ہون
تقصیر یہہ ہی کہ آشنا ہون
گر آوی خدا ہی مین تو کیا ہون
ہر چند کہ سایۂ ہما ہون
مین ہین تو بساط مین رہا ہون
کوتاہی طبع نارسا ہون

دنیا سی امید پایدار رکھے	یہہ وہم ترا کدہر گیا ہے
جون آئینہ منہ کسی سی مت پھیر	تیری دل مین اگر صفا ہے
کچھہ پائی خبر نہ مینی دل کے	کسکی وہ خیال مین گیا ہے

ہی میری تئین سراغ دل کا
پھرتا ہون لیی یہہ داغ دل کا

مت کہہ کہ فلک مین ہی ترسی ڈہنگ	کسکا ہی سمجھہ تو ٹک یہہ نیرنگ
ای رشک بہار ہی تجہے سی	یہہ روی زمین پہ آب اور رنگ
برعکس سمجھہ صفا کو اوسکی	آئینہ کی دل مین ہی بہار زنگ
ای شیشہ گران نہین یہہ مینا	پگہلا ہی شراب پر دل سنگ
کرتا ہی تو صلح غیر سی تو	ہم سی سے مگر ارادہ جنگ
حیرت کا مری تو یہہ اثر ہے	وہ بہی مجہی دیکھہ رہگیا دنگ
مین پہونچون خیال کیطرح وہان	گر یہہ ہے تو ہو ہزار فرسنگ
کرتا ہے یہہ دل تو زور نالی	ہی نی سی زیادہ تر خوش آہنگ
مین غنچہ دل گرفتہ دل	تو عقدہ کشائی خاطر تنگ

جون خم مجہی شگفتہ دل رکھہ
مت تیغ سی اپنی منفعل رکھہ

عاشق ہے اور اضطرار کرنا	ایک جا نہ کہین قرار کرنا

اپنی تئین یون نزار کرنا
ای وعدہ خلاف کب تلک یہہ
بیفایدہ انتظار کرنا
آشفتہ دلون کو مت ستانا
زلفون مین نہ شانہ بار کرنا